اللہ تعالیٰ بے حیائی اور برے کاموں سے روکتا ہے۔ (سورۃ النحل: ۹۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تجھ میں شرم و حیا نہ ہو تو جو جی چاہے کر۔ (بخاری: ۳۴۸۴)

قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کی احادیث میں حجاب (پردہ) کے احکامات

شادی و غمی کی قبیح رسمیں

اقتباس از خطبہ صدارت دسمبر ۱۹۲۷ء از

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(ممبر مجلس عاملہ جمعیت علماء ہند)

مرتب: مشہود مفتی

اللہ تعالیٰ بے حیائی اور برے کاموں سے روکتا ہے۔ (سورۃ النحل: ۹۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تجھ میں شرم و حیا نہ ہو تو جو جی چاہے کر۔ (بخاری: ۳۴۸۴)

قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کی احادیث میں حجاب (پردہ) کے احکامات

شادی و غمی کی قبیح رسمیں

اقتباس از خطبہ صدارت دسمبر ۱۹۲۷ء از

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(ممبر مجلس عاملہ جمعیت علماء ہند)

مرتب: مشہود مفتی

اس رسالے کو صدقہ جاریہ کی غرض سے
زیادہ سے زیادہ تعداد میں چھپوا کر تقسیم کریں۔
ادارہ کی طرف سے مکمل اجازت ہے

نام کتاب	حجاب (پردہ) کے احکامات اور شادی و غمی کی قبیح رسمیں
مرتب	مشہود مفتی بن نعیم ابن مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ نقشبندی مجددی
کمپوزنگ	مفتی عبید الرحمٰن uans.0786@gmail.com
ناشر	دائرۃ العلماء لدھیانہ
طبعِ اول	جنوری 2021ء
کتاب ملنے کا پتہ	دار السلام ساہیوال پاکستان

ای میل ایڈریس
Email: ulemaeludhiana@gmail.com

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اسلام اولین مذہب ہے جس نے حجاب (پردہ) کا حکم دیا اور مسلمان خواتین اولین قوم میں سے ہیں جن کے لیے مکمل پردے کے احکامات ہیں۔ خواتین کے لیے اپنے جسم، سر اور چہرے کا پردہ لازم ہے۔ موجودہ دور میں جو مہلک اور غیر اسلامی رسمیں رائج ہیں ان میں بے پردگی اور بے حیائی عام ہیں۔ خاندانی و قومی رسم و رواج کے ہاتھوں مسلمان طرح طرح کی تباہ کن بربادیوں کے شکار ہیں۔ شادی و رخصتی اور ولیمہ کی تقریبات میں جہاں غلط نام و نمود کی ہوس میں فضول خرچیوں اور لایعنی اخراجات کی بدولت تباہی و بربادی ہوئی ہے وہاں خواتین میں بے پردگی اور بے حیائی اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔

غیر اسلامی رسم و رواج کی پیروی میں مسلمان حرام میں مبتلا ہیں۔ عین اس وقت جب شرعی طور پر عقدِ نکاح کیا جاتا ہے، خطبہ پڑھا جاتا ہے اور اس میں حرام اور بدعات سے بچنے کی ہدایت کی جاتی ہے، زیادہ تر مسلمان خاندان بغیر کسی پرواہ کے ارتکابِ حرام کا مظاہرہ کرتے ہیں اور شادی و رخصتی کی تقریبات کے انجام دینے میں ہر طرح کے اسراف (فضول خرچی) لاحاصل ہنگامہ آرائی اور بے پردگی کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اسلام معاشرے میں نیکی اور بھلائی کو پھیلانا چاہتا ہے اور اسے بے حیائی اور بری باتوں سے پاک رکھنا چاہتا ہے۔ دین اسلام غیر محرم مردوں اور عورتوں کے مابین انفرادی اور اجتماعی، کھلے اور چھپے، گھر کے اندر یا باہر ہر قسم کے میل جول سے منع کرتا ہے۔ مسلمان دنیا میں جس براعظم میں بھی مقیم ہیں، ماسوائے چند قلیل تعداد میں مسلمانوں اور نومسلموں کے زیادہ تر مسلمانوں کی عملی

زندگی غیر اسلامی رسم و رواج کے مطابق گزر رہی ہے اور اسلام کے احکامات کو پامال کیا جاتا ہے۔ دین کی بات کرنے والے کو جواب دیا جاتا ہے کہ "یہ پرانے زمانے کی باتیں ہیں۔"

درج ذیل سطور میں زندگی کے ان چند پہلوؤں کو درج کیا جا رہا ہے جن میں اسلامی قوانین اور احکامات پر عمل نہیں کیا جاتا، اہلِ اسلام سے گزارش ہے کہ اسلام کے احکامات کو نظر انداز نہ کریں اور اپنی زندگیاں اسلام کی تعلیمات کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں:

۱. شادی و رخصتی اور ولیمہ کے موجودہ رسم و رواج جس میں مرد و خواتین کے مخلوط اجتماعات ہوتے ہیں، جائز نہیں ہیں۔ ان تقریبات کا منتظم اور شرکت کرنے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں۔

۲. خواتین کا بے پردہ خریداری کے لیے بازاروں میں جانا جائز نہیں ہے۔ خواتین صرف مکمل پردہ میں اور انتہائی ضرورت کے تحت ہی گھر سے باہر نکل سکتی ہیں۔

۳. ملازمت پیشہ خواتین کے لیے جہاں مرد حضرات بھی کام کرتے ہوں ملازمت کے لیے بے پردہ جانا اور کام کرنا جائز نہیں ہے۔

۴. بالغ لڑکیوں اور خواتین کا مخلوط اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بے پردہ تعلیم کے لیے جانا جائز نہیں ہے۔

۵. خواتین کا سیاسی، فلاحی اور مختلف مخلوط اجتماعات (جلسے جلوسوں) میں بے پردہ یا باپردہ دونوں صورتوں میں جانا جائز نہیں ہے۔ جو مرد حضرات ان سیاسی مخلوط اجتماعات و دیگر مخلوط اجتماعات کا انتظام کرتے ہیں اور شرکت کرتے ہیں وہ بھی گناہ گار ہیں۔

۶. سینما دیکھنا مرد و خواتین دونوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ (دیکھیے فتویٰ مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مفتی اعظم ہند)

۷. خواتین کا ریسٹورنٹس میں جہاں مرد حضرات بھی کھانے کے لیے جاتے ہیں

کھانا کھانے کے لئے جانا یا مختلف تقریبات شادی بیاہ و سالگرہ وغیرہ میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔

۸. کسی خاتون کو اسلامی ملک کا حکمران بنانا یا اس کو منتخب کرنا (ووٹ دینا) اسلام کی رو سے ناجائز ہے۔ جو مرد و خواتین ان کو سپورٹ کرتے ہیں یا ان کے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں وہ بھی گناہ گار ہوتے ہیں۔

۹. سوشل میڈیا (Facebook, Twitter, YouTube, Instagram, WhatsApp, Tiktok) وغیرہ میں خواتین کا بے پردہ تصاویر یا ویڈیوز دکھانا جائز نہیں ہے۔

۱۰. کھلے میدانوں میں خواتین کا بے پردہ کوئی کھیل کھیلنا جائز نہیں ہے۔ مسلم خواتین صرف بند عمارات میں جہاں صرف خواتین ہی موجود ہوں، کھیل میں شرکت کر سکتی ہیں۔

۱۱. خواتین کا ٹی وی اور فلموں میں بطور ایکٹریس یا میزبان پیش ہونا جائز نہیں ہے اور مردوں کا بھی ان خواتین میزبانوں کے پروگراموں میں پیش ہونا ناجائز ہے۔

۱۲. عورت کا منصف اور جج بننا جائز نہیں ہے۔

پردہ کی اہمیت سے متعلق قرآن کریم کی آیاتِ کریمہ

ذیل میں قرآن مجید اور احادیث نبی کریم ﷺ میں خواتین کے پردہ کے احکامات آیات اور احادیث درج ہیں:

۱. اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ (سورۃ النور: ۳۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں

اس حکم کو سنایا تو ہم عورتیں اٹھیں اور باریک کپڑے چھوڑ کر اپنے موٹے موٹے کپڑے چھانٹے اور ان کے دوپٹے بنائے۔ (ابوداؤد: ۴۱۰۰)

۲. بے شک اللہ عدل و احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برے کاموں سے روکتا ہے۔ (سورۃ النحل: ۹۰)

۳. قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرمایا اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ گھروں سے باہر نکلتے ہوئے اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ستایا نہ جائے۔ (سورۃ الاحزاب:۵۹)

سورۃ الاحزاب کی اس آیت ۵۹ کی تفسیر کے حوالے سے تفسیر ابن کثیر میں حضرت عبداللہ بن عباس کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ گھروں سے باہر نکلیں تو اپنی چادروں کے پلّو اوپر سے ڈال کر اپنا منہ چھپالیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبیدہ سلمانی رحمۃ اللہ علیہ (جو نبی کریم ﷺ کے دور میں مسلمان ہوئے مگر حاضر خدمت نہ ہو سکے) سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ انہوں نے جواب میں کچھ کہنے کی بجائے اپنی چادر کو اس طرح اوڑھا کہ پورا سر اور پیشانی اور پورا منہ چھپا کر صرف آنکھ کھلی رکھی۔

۴. اور اپنے گھر میں وقار کے ساتھ بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت کے بناؤ سنگھار نہ کرتی پھرو۔ (سورۃ الاحزاب: ۳۳)

۵. اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ جو زینت چھپا رکھی ہے معلوم ہو جائے۔ (سورۃ النور: ۳۱)

۶. بس کسی غیر محرم سے میٹھی زبان میں بات نہ کرو کہ جس شخص کے دل میں مرض ہے وہ تم سے کچھ امید باندھ بیٹھے۔ (سورۃ الاحزاب: ۳۲)

پردہ سے متعلق احادیث

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ ایک عورت چھپانے کے لائق ہے۔ جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے اور وہ اپنے رب کی رحمت سے قریب زیادہ اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں ہوتی ہے۔ (ترمذی کتاب الرضاع: ۱۱۷۳)

ایک صحابیہ ام خلاد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے شہید بیٹے کا انجام دریافت کرنے آئیں۔ وہ نقاب پہنے ہوئے تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ان کی اس استقامت پر تعجب کرتے ہوئے کہا کہ نقاب پہن کر اپنے بیٹے کا حال دریافت کرنے آئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میرا بیٹا مرا ہے حیا نہیں مری۔ (سنن ابوداؤد: ۲۴۸۸ فی إسناده ضعف)

حج کے موقع پر لباسِ احرام میں نقاب (پردہ) کا استعمال ممنوع ہے تاہم اس حالت میں بھی عہدِ نبوی ﷺ میں دین دار خواتین غیر مردوں کے سامنے چہرہ کھولنا پسند نہیں کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سفر میں ہم لوگ حالتِ احرام میں مکہ کی طرف جا رہے تھے۔ جب مسافر ہمارے سامنے گزرنے لگتے تو ہم عورتیں اپنے سر سے چادریں کھینچ کر منہ پر ڈال لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو وہ منہ کھول لیتی تھیں۔ (ابوداؤد: ۱۸۳۳)

ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسی اس سے حیا کرنی چاہیے۔ صحابہ نے عرض کیا الحمد اللہ ہم خدا سے حیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ نہیں، بلکہ اللہ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ سر کی اور سر میں جو

افکار اور خیالات ہیں ان سب کی حفاظت کرو اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرا ہے اس سب کی نگرانی کرو اور موت اور موت کے بعد قبر میں تمھاری جو حالت ہونی ہے اس کو یاد رکھو۔ جس نے یہ سب کچھ کیا سمجھو اللہ سے حیا کرنے کا حق اسی نے ادا کیا۔(ترمذی: ۳۴۵۸)

کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ اپنا ہاتھ اس سے زیادہ کھولے، یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی کلائی کے نصف پر ہاتھ رکھا۔(ابن جریر، ج۱۹ص۱۵۷)

ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔(بخاری: ۹)

جب تجھ میں شرم و حیا نہ ہو تو جو جی چاہے کر۔(بخاری: ۳۴۸۴)

حیا ایمان ہے اور ایمان بہشت میں لے جائے گا اور بے حیائی جفا ہے اور جہنم کا موجب ہے۔(مسند احمد: ۱۰۵۱۲)

حیا اور ایمان ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں جب ان میں سے کوئی اٹھا لیا جائے تو دوسرا خود بخود اٹھ جاتا ہے۔(مشکاۃ المصابیح: ۵۰۹۳)

جو عورت لباس پہنے ہوئے بھی عریاں ہیں، خود بھی حق سے ہٹی ہوئی ہیں دوسرے لوگوں کو بھی حق سے ہٹاتی ہیں۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور اس کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے آتی ہے۔(موطا: ۷)

یقیناً نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو شخص مجھ سے ڈر کر اسے چھوڑ دے گا میں اسے اس کے بدلے ایسا قیمتی ایمان دوں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا۔(طبرانی: ۱۰۳۶۲)

حضرت ابو موسی اشعری نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر آنکھ زنا کرتی ہے (اس لیے عورتوں کو چاہیے کہ مردوں کی نگاہوں سے بچ کر گزر

جائیں) جب عورت عطر (خوشبو) لگا کر کسی مجلس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہوتی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (ترمذی: ۲۷۸٦)

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ ایک مرد دو عورتوں کے درمیان چلے۔ (ابوداؤد: ۵۲۷۳)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے اور حیا جس شے میں بھی ہوتی ہے اسے زینت بخش دیتی ہے۔ (ترمذی: ۱۹۷۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حجاب کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو نابینا ہیں، ہم کو نہیں دیکھتے اور نہ ہی ہمیں پہچانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو کہ انہیں نہیں دیکھتی؟ (سنن ابوداود: ۴۱۱۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بھتیجے عبداللہ بن الطفیل کے سامنے زینت کے ساتھ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو میرا بھتیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ محرم کے سامنے بھی اپنے جسم میں سے کچھ ظاہر کرے سوائے چہرے کے اور سوائے اس کے، یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی کلائی پر اس طرح ہاتھ رکھا کہ آپ کی گرفت کے مقام اور ہتھیلی کے درمیان صرف ایک مٹھی بھر جگہ باقی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی جماعت کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا کہ کیا تمھاری زینت کے لیے چاندی کے زیور کافی نہیں ہیں؟ یاد رکھو تم میں جو عورت بھی مظاہرہ

یعنی دکھلاوے کے لیے سونے کا زیور پہنے گی اس کو اس کے باعث عذاب دیا جائے گا۔

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورت کی خوبی دو باتوں میں ہے: اول یہ کہ اسے کوئی نامحرم مرد نہ دیکھے۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ وہ کسی نامحرم کو نہ دیکھے۔ (معارف القرآن مفتی محمد شفیع)

حضرت عمر نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو ایک خط میں لکھا کہ مسلمان عورتوں کو کفار کی عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ (بیہقی: ۱۳۵۴۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے حضرت عمر سے تین بار اجازت مانگی مگر اجازت نہیں ملی تو میں واپس لوٹ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہیں اندر آنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا کہ میں نے اجازت مانگی لیکن آپ نے اجازت نہ دی اس لئے میں واپس لوٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور اس کو اجازت نہ ملے تو اس کو لوٹ جانا چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کو اس پر گواہ پیش کرنا ہوگا۔ پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو سنا ہے؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ! تیری گواہی کے لئے قوم کا کمسن شخص کھڑا ہوگا۔ راوی (ابوسعید خدری) کا بیان ہے کہ میں اس وقت سب سے کمسن تھا۔ میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری: ۶۲۴۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں کہ انہیں آگ نہیں چھو سکتی۔ ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزار دی۔ (سنن ترمذی: ۱۶۳۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ اپنے سائے میں رکھے گا جس دن سوائے اس کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) حاکمِ عادل۔ (۲) اور وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو۔ (۳، ۴) اور وہ دو اشخاص جو باہم صرف اللہ کے لئے دوستی کریں، جب جمع ہوں تو اسی کے لئے اور جب جدا ہوں تو اسی کے لئے۔ (۵) اور وہ شخص جس کو کوئی منصب اور جمال والی عورت زنا کیلئے بلائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اس لئے نہیں آسکتا۔ (۶) اور وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ (۷) اور وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جائیں۔ (صحیح بخاری: ۶۶۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ساٹھ سے کچھ اوپر شعبے ہیں اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (صحیح بخاری: ۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خاص کر) ان خواتین کے گھروں میں نہ جایا کرو جن کے شوہر کہیں باہر (سفر وغیرہ میں) گئے ہوئے ہوں کیونکہ شیطان (یعنی اس کے اثرات) سب میں اسی طرح (غیر مرئی طور پر) جاری ساری رہتے ہیں جس طرح لوگوں میں خون رواں دواں رہتا ہے۔ ہم نے عرض کیا اور کیا آپ میں بھی؟ آپ نے فرمایا اور مجھ میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اس معاملہ میں خاص مدد فرمائی ہے اس لیے میں محفوظ رہتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورتیں اپنا نکاح گواہ کے بغیر (چوری چھپے) کرلیں وہ حرام کار ہیں۔ (ترمذی: ۱۱۰۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے پاس ایک غلام لے کر تشریف لائے جو انہیں ہبہ کیا تھا۔ حضرت فاطمہؓ نے ایسا کپڑا اوڑھ رکھا تھا کہ اگر وہ اس

سے اپنے سر کو لپیٹتیں تو وہ ان کی ٹانگوں تک نہ پہنچ پاتا اور جب اس سے اپنی ٹانگیں چھپاتی تھیں تو سر کو نہیں پہنچتا تھا۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے جب ان کی اس الجھن کو دیکھا کہ تو فرمایا کہ کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ تمھارے سامنے تمھارے والد اور تمھارا غلام ہے۔ (سنن ابوداوٗد:۴۱۰۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (سنن ابوداوٗد:۴۰۹۷)

صفیہ بنت شیبہ رحمۃ اللہ علیہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے انصار کی عورتوں کی تعریف فرمائی اور ان کا تذکرہ اچھے الفاظ میں فرمایا اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور نازل فرمائی (یعنی سورۃ النور میں خواتین کو پردے کا حکم ہوا) تو انہوں نے اپنی موٹی چادروں کو پھاڑ کر ان سے دوپٹے بنا لیے۔ (سنن ابوداود: ۴۱۰۰)

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس کچھ مصری کپڑے آئے جن میں سے ایک مصری کپڑا حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے مجھے عطا فرما دیا اور فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر لو اور ان میں سے ایک ٹکڑے کو قمیص بنا لو اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دو وہ اس سے اپنی اوڑھنی بنا لے۔ حضرت دحیہ کلبیؓ واپسی کے لیے مڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی کو حکم دو کہ اس کے نیچے کوئی کپڑا لگا لے (بطور استر کے) جس سے اس کا بدن ظاہر نہ ہو۔ (سنن ابوداوٗد: ۴۱۱۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا عورت سراسر پردہ ہے۔ اس لیے جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے تاکتا (اپنی نظروں کا نشانہ بناتا) ہے۔ (سنن ترمذی :۱۱۷۳)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ (بد نظری کی نیت سے) دیکھنے والے شخص پر بھی لعنت فرماتے ہیں اور جس عورت کی طرف دیکھا جائے اس پر بھی لعنت فرماتے ہیں۔(یعنی اگر اس عورت نے خود مرد کو دیکھنے کا موقع دیا ہو) (سنن بیہقی: ۱۳۵۶۶)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی!(اگر کسی نامحرم عورت پر نظر پڑ جائے تو) دوبارہ نظر مت ڈالو کیونکہ تمھارے لئے پہلی نظر جو بغیر ارادہ کے پڑی تھی جائز ہے لیکن دوسری نظر جائز نہیں۔(سنن ابوداؤد: ۲۱۴۹)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی نظر کسی عورت پر پہلی دفعہ پڑ جائے پھر وہ اپنی نگاہیں نیچی کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت کی توفیق نصیب فرمائے گا جس کی لذت وحلاوت کو وہ محسوس کرے گا۔(سنن ابوداؤد:۲۱۴۹)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (نامحرم) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک آدمی نے سوال کیا کہ شوہر کے قریبی رشتہ داروں کا کیا حکم ہے؟ (یعنی دیور، جیٹھ وغیرہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ تو بالکل موت ہے۔(صحیح بخاری: ۵۲۳۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علی! اپنی ران کو (کسی کے سامنے) مت کھولو اور ہرگز کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کو مت دیکھو۔(سنن ابوداؤد:۳۱۴۰)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کا ستر نہ دیکھے۔ اور نہ کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک چادر میں لیٹے اور نہ ہی کوئی عورت دوسری

عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹے۔ (صحیح مسلم:۳۳۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے ابن آدم کے لئے ایک حصہ زنا کا لکھ دیا ہے جو اس سے یقیناً ہو کر رہے گا۔ چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور نفس خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (صحیح بخاری: ۶۲۴۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں میں سے ایک گوشے میں جھانک کر دیکھا۔ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں سر کھجلانے کا آلہ تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تو جھانک کر دیکھے گا تو میں اس سے تیری آنکھ میں مار دیتا۔ اجازت دینا دیکھنے سے بچنے ہی کیلئے لازم کیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری: ۶۲۴۱)

شادی اور غمی کی قبیح رسمیں

(اقتباس از خطبہ صدارت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ)

بزرگان محترم! ہماری بدقسمتی کی داستان بہت طویل ہے۔ ہم نے خود ہی اپنے ہاتھوں اپنی شادیوں کو اپنے لیے پھانسی کا پھندا بنا رکھا ہے اور غمی کی طبعی اور وقتی مصیبت کو اس سے زیادہ خطرناک اختیاری اور دائمی مصیبتوں سے گھیر رکھا ہے۔

شادیوں میں اسراف اور تبذیر کی کوئی حد و انتہا نہیں رکھی اور محض شہرت اور نمود، گھمنڈ اور غرور یا عیش و طرب کے لیے ہزاروں روپے برباد کر کے بحکم قرآن اخوان الشیاطین کی فہرست میں شامل ہوتے ہیں اور گھر پھونک کر تماشا دیکھنے کی مثل صادق ہو جاتی ہے۔

برادری میں ناک کٹ جانے کے ڈر سے بڑی شاندار دعوتیں دی جاتی ہیں۔ لڑکیوں کے جہیز میں حد طاقت سے زیادہ ایسا سامان دیا جاتا ہے جس کا اکثری حصہ اس غریب کے کام بھی نہیں آتا یا تو رکھے رکھے خراب ہو جاتا ہے یا دوسروں کے ہاتھ لگتا ہے۔

وقت پر تو اس فضول خرچی کا خیال نہیں آتا، یا آتا ہے تو برادری کا رسم و رواج مجبور کرتا ہے مگر بعد میں اس کے نتائج و عواقب وبالِ جان ہو جاتے ہیں۔ میرے سامنے کتنی ہی مثالیں ہیں کہ بڑے بڑے صاحب جائیداد و ثروت اپنے بیٹے کی شادی یا بیٹی کی شادی کر کے نانِ شبینہ کو بھی محتاج ہو گئے اور ساری عمر تباہی و فلاکت میں گزارنی پڑی۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اپنی نجات کے راستوں کو خود چھوڑ دیا ہے اور ہلاکت

کے عمیق گھڑے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے کھودرہے ہیں حالانکہ قرآن کریم میں ایسے صاف اور کھلے الفاظ میں ان کو بتادیا گیا تھا کہ:

﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا (٢٦) إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا (٢٧)وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَيْسُورًا (٢٨) وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا (٢٩) إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (٣٠)﴾ [الإسراء: ٢٦-٢٧]

"قرابت داروں اور مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو۔ اور فضول خرچی نہ کرو۔ بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا نافرمان ہے۔ اور اگر تم کسی رحمت کے انتظار میں جس کی خدا کی طرف سے امید ہو ان لوگوں سے اعراض کرو تو ان کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات کرو اور نہ تو اپنے ہاتھوں کو گردن کی طرف سمیٹ لو اور نہ بالکل دراز کردو، ورنہ تہی دست اور ہدفِ ملامت ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔ بے شک تمھارا پروردگار جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف اور نگرانِ کار ہے۔"

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿يَابَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (٣١)﴾ [الأعراف: ٣١]

"اے اولادِ آدم! ہر مسجد کے پاس تم اپنی زینت کا اظہار کرو اور کھاؤ اور پیو اور

فضول خرچی نہ کرو، بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

غالبًا حق تعالیٰ شانہٗ کو مساجد کے علاوہ دوسری جگہ زینت کرنے کا امر اور تصریح فرمانا منظور نہ تھا۔ اگرچہ دوسرے مواقع میں بھی زینت جائز ہے مگر اس کا اتنا اہتمام مد نظر نہیں تھا کہ اس کا ذکر فرمایا جاتا۔ اس لیے اس کو اصل اباحت پر چھوڑ دیا گیا اور "عند کل مسجد" فرما کر عموم کے مزید اہتمام کو مؤکد فرما دیا جس سے معلوم ہوا کہ زینت مساجد کے حقوق وآداب میں سے ہے ورنہ فی حد ذاتہٖ زینت کوئی مامور بہ نہیں ہے۔

الحاصل مجھے تو یہ عرض کرنا تھا کہ رسوم میں انہماک اور تعدّی اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ مسلمانوں کی اقتصادی اور مذہبی حالت تباہ و برباد ہوئی جارہی ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی مذہبی وقومی موت ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد یا ماورائے سرحد کے بعض مقامات میں یہ رواج ہے کہ کسی گھر میں موت ہوجانے پر تجہیز وتکفین سے پہلے اہل میت کو برادری کی دعوت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جب تک یہ دعوت کا سامان اس کے دروازے پر نہیں دیکھ لیتے اس وقت تک جنازہ اٹھانے بھی نہیں آتے۔ اہل میت اپنے ننگ وناموس یا شہرت ونمود کی وجہ سے سودی قرض لے لے کر بڑی بڑی دعوتیں کرتے ہیں اور اس کے بعد عمر بھر مصیبت وتباہی اٹھاتے ہیں۔ یہ صریح طور پر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہے۔ امام احمدؒ نے اپنے مسند میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے زمانے میں اس قسم کے عمل کو ہم نیاحت (نوحہ کرنے) میں داخل سمجھتے تھے جو شرعًا ناجائز اور عمل جاہلیت میں داخل ہے۔

اور یہ مسئلہ کتب فقہ حنفیہ میں صاف وصریح طور پر موجود ہے۔ فتح القدیر اور دوسرے معتبرات کو ملاحظہ فرمائیے۔ علماء ربانیین نے ہمیشہ اس پر انکار فرمایا ہے مگر مسلمانوں کی بدقسمتی عمل کرنے کی توفیق نہیں دیتی:

ویکرہ اتخاذ الضیافة من الطعام من اهل المیت لأن الدعوة شرعت في السرور لا في الشرور وهي بدعة مستقبحة. روی الامام أحمد وابن ماجة باسناد صحیح عن جریر بن عبد الله البجلي قال: کنا نعد الاجتماع الی اهل المیت وصنعهم الطعام من النیاحة.

”اہل میت کا لوگوں کی دعوت کرنا مکروہ (تحریمی) ہے کیونکہ دعوت خوشی کے موقع پر مشروع ہے نہ غمی میں، یہ بدعتِ قبیحہ ہے۔ امام احمد اور ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ جریر بن عبد اللہ صحابی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم (یعنی صحابہ کرام) اہل میت کے گھر کھانے کے لیے جمع ہونے اور دعوتیں کرنے کو نیاحتِ ممنوعہ میں داخل سمجھتے تھے۔“

اسی طرح شوافع اور حنابلہ کا مذہب بھی یہی بیان کیا ہے۔ہاں میت کے ایصالِ ثواب کے لیے اخلاص کے ساتھ حدودِ شرعیہ کے اندر اپنی استطاعت کے موافق صدقہ وخیرات کرنا ہر وقت جائز اور مستحسن ہے۔ اس میں کسی کو کلام نہیں ہے۔ ہمارا مقصد تو اسراف ونمود کو روکنا ہے جو محض نام ونمود کے لیے ہزاروں روپیہ برباد کر دیا جاتا ہے۔ اور پیسہ نہ ہونے کی صورت میں سودی قرض لے لے کر خرچ کیا جاتا ہے اور دنیا وآخرت کی تباہی وبربادی مول لی جاتی ہے۔ ترمذی شریف میں ہے:

عن عبد الله بن سرجس المزني أن النبي صلي الله علیه وسلم قال: السمت الحسن والتؤدة والاقتصاد جزء من أربعة وعشرین جزءا من النبوة.

”عبداللہ بن سرجس مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیک سیرت اور سہولتِ اخلاق اور میانہ روی نبوّت کے

چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

الغرض جب تک یہ رسومِ مُہلکہ قبیحہ ترک نہ کی جائیں گی اور میانہ روی اور کفایت شعاری اختیار نہ کی جائے گی اس وقت تک مسلمانوں کی حالت نہ سنبھلے گی۔ واللہ یهدي من يشاء إلى صراط مستقيم

لڑکیوں کی شادیوں پر روپیہ لینے کی رسم

یہ رسم تو احکامِ شرعیہ کے خلاف ہونے کے علاوہ شرافت و نسانیت کے بھی خلاف ہے اور اسلام اور مسلمانوں کے لیے موجب عار و ننگ ہے۔ کس قدر غضب اور ظلم کی بات ہے کہ جوان لڑکیوں کو اس لیے روکتے ہیں کہ جب تک ان کے اوپر ایک معتدبہ رقم نہ لے لیں، نکاح نہ کریں۔ مظلوم لڑکیوں کا بہترین زمانہ بسا اوقات ان کے اولیاء کے حرص وطمع وسنگ دلی کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے اور بے زبان و بے بس پڑی رہتی ہیں۔

ان ظالموں کو نہ شریعت کا پاس ہوتا ہے نہ اپنی شرافت اور عزت کا۔ ایک طرف تو ان کو میراث سے محروم کرتے ہیں گویا یہ ان کی اولاد ہی نہیں ہیں۔ دوسری طرف جب تک ان پر پوری رقم نہ لے لیں نکاح نہیں کرتے گویا یہ ان کی لونڈیاں ہیں۔ اگرچہ اس حرکت کو قانونی طور پر بردہ فروشی نہ قرار دے دیا جائے مگر اس طرح کا طرزِ عمل اخلاقاً بردہ فروشی کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر جو آزاد شخص پر قیمت وصول کریں جو لعنت فرمائی ہے، اس لعنت میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ان لوگوں کو ضرور پہنچتا ہے جو یہ عمل کرتے ہیں۔ فقہاء کرام نے تصریح فرمائی ہے:

أخذ أهل المرأة شيئا عند التسليم فللزوج أن يسترده لأنه رشوة.

"یعنی اگر عورت کے اولیاء شوہر سے کچھ مال رخصتی کے وقت لے لیں تو اس کو اس کی واپسی کا حق ہے کیونکہ یہ لیا ہوا مال رشوت ہے۔"

مسلمانوں کی دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ شوہر میں صرف دیانت کا لحاظ رکھیں اور شرافت کا تقاضا یہ تھا کہ شرافت تلاش کرتے اور انسانیت کا تقاضا یہ تھا کہ وصفِ مروّت اور اخلاقِ حسنہ کی جستجو ہوتی، مگر افسوس کہ دیانت و شرافت وانسانیت سب کو بالائے طاق رکھ کر روپیہ وصول کرنے کا لحاظ کیا جاتا ہے اور لڑکیوں کو سامانِ تجارت بنالیا ہے۔ لڑکیوں پر روپیہ لینے کے رواج نے ایک طرف تو لڑکی والوں کی دیانت و شرافت وانسانیت کو تباہ کیا، دوسری طرف لڑکوں میں ایک زبردست رکاوٹ پیدا کردی۔ وہ بے چارے جب تک کافی رقم جمع نہ کرلیں اس وقت تک بیوی نہیں مل سکتی۔ خیال کیجیے کہ اس رسمِ بد کے نتائج کس قدر خطرناک ہیں۔

اس لیے زعماءِ قوم کا اولین فرض ہے کہ اس رسمِ بد کے استیصال (ختم کرنے) میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں اور اسلامی سادگی اور شرعی طریقۂ ازدواج کو اپنا دستور العمل بنا کر دین ودنیا کی سرخ روئی حاصل کریں۔ (الجمعیۃ ۳دسمبر ۱۹۲۷ء)

حواشی

حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ بہت بڑے متبحر عالم دین تھے۔ آپ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے شاگرد تھے۔ آپ حدیث اور فقہ دونوں اعتبار سے نہایت بلند مرتبہ پر فائز تھے چنانچہ بیہقیٔ وقت کہلاتے تھے۔ آپ جمعیت علماء ہند کے اکابرین میں سے تھے اور جمعیت علماء ہند کی مجلس عاملہ کے تاحیات رکن تھے۔ آپ راقم کے دادا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ کے جمعیت علماء ہند میں قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ ردِ قادیانیت کے سلسلے میں مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ اکٹھے شریکِ عمل تھے۔

مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ کے مدرسہ اللہ والا لدھیانہ کے سالانہ اجتماعات میں مولانا انور شاہ صاحبؒ شرکت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے صاحب زادے مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصرؒ نے مفتی محمد نعیم

صاحبؒ کے بڑے صاحب زادے مفتی ضیاء الحسن صاحبؒ کی وفات پر درج ذیل تاثرات لکھے ہیں:

"علماء لدھیانہ جنگِ آزادی کے مسلمانوں کی قومی اور سیاسی تحریکات کے علم بردار تھے۔ میرے والد محترم حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے علماء لدھیانہ سے نہایت قریبی اور مخلصانہ تعلقات تھے۔ والد ماجد اور احقر بار بار لدھیانہ جاتے اور ان سب بزرگوں اور عزیزوں کی محبت اور یگانگت سے محظوظ اور مستفید ہوتے۔ تقسیم کے وقت اس مجاہد خاندان کی پوری زندگی انقلاب کی نذر ہوئی۔ اب اپنے برادرِ مخلص اور رفیق قدیم کی وفات کی خبر سن کر دل مایوسیوں کے سمندر میں ڈوب گیا۔

مصائب اور بھی تھے پر دل کا جانا عجب اک سانحہ سا ہو گیا"

حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے دسمبر ۱۹۲۷ء کو جمعیت علماء ہند کے خطبہ صدارت میں سے یہ اہم اقتباس (شادی اور غمی کی قبیح رسمیں) فی زمانہ دوبارہ شائع ہونا انتہائی اہم ہے۔ علامہ انور شاہؒ کے ساتھ علماء لدھیانہ کے قلبی تعلق اور دلی محبت کی یادیں بھی تازہ ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ علماء لدھیانہؒ اور علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کو آخرت کی نعمتوں سے نوازے اور ہماری بھی بخشش فرمادیں۔ آمین

مشہود مفتی

ابن نعیم بن مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ

نائب صدر جمعیت علماء ہند

پردہ کے احکام ومسائل

(اقتباس واختصار: احکامِ پردہ آپ کے مسائل اور ان کا حل)

راقم کے دادا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ (سابق نائب صدر جمعیت علماء ہند) کے مدرسہ اللہ والا لدھیانہ کے طالب علم اور مشہور عالم دین مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے پردہ کے احکامات اخبار میں لکھے جانے والے سوالات و جوابات (آپ کے مسائل اور ان کا حل) میں بیان کیے ہیں۔ ان کو بھی اختصار کے ساتھ موضوع کی مناسبت سے شامل کیا جارہا ہے:

عورت کے لیے سب سے بہترین چیز کیا ہے؟

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام سے فرمایا: بتاؤ! عورت کے لئے سب سے بہتر کون سی چیز ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ کے پاس گئے، ان سے سوال کا ذکر کیا، انہوں نے فرمایا: آپ نے یہ جواب کیوں نہ دیا کہ عورتوں کے لئے سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ وہ اجنبی مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ان کو کوئی دیکھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آکر یہ جواب آنحضرت ﷺ سے نقل کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جواب تمہیں کس نے بتایا؟ عرض کیا: فاطمہ نے! فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

بدنظری کرنے والے اور بدنظری کی دعوت دینے والی پر اللہ کی لعنت ہے

موجودہ دور کی عریانی اسلام کی نظر میں جاہلیت کا تبرّج ہے، جس سے

قرآنِ کریم نے منع فرمایا ہے، اور چونکہ عریانی قلب و نظر کی گندگی کا سبب بنتی ہے، اس لئے ان تمام عورتوں کے لئے بھی جو بے حجابانہ نکلتی ہیں اور ان مردوں کے لئے بھی جن کی ناپاک نظریں ان کا تعاقب کرتی ہیں، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ کی لعنت دیکھنے والے پر بھی اور جس کی طرف دیکھا جائے اس پر بھی۔"

عورت کا بے پردہ نکلنا نسوانی شرافت کے خلاف ہے

عورتوں کا بغیر صحیح ضرورت کے گھر سے نکلنا، شرفِ نسوانیت کے منافی ہے، اور اگر انہیں گھر سے باہر قدم رکھنے کی ضرورت پیش ہی آئے تو حکم ہے کہ ان کا پورا بدن چھپا ہوا ہو۔

عورت کی آواز شرعاً پردہ ہے

عورت کی آواز شرعاً ستر ہے اور غیر مردوں کو اس کا سننا اور سنانا جائز نہیں، خصوصاً جبکہ موجبِ فتنہ ہو۔ اس لیے گانے والی اور اپنی آواز کے ذریعے لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے والی عورتیں آنحضرت ﷺ کی ناراضگی اور بددُعا کی مستحق ہیں۔

پردے کا صحیح مفہوم

شرعی پردہ کے ضمن میں عورت کو چہرے کا پردہ لازم ہے، کیونکہ گندی اور بیمار نظریں اسی پر پڑتی ہیں۔ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں عورت کا ستر نہیں، یعنی نماز میں ان اعضاء کا چھپانا ضروری نہیں، لیکن گندی نظروں سے ان اعضاء کا حتی الوسع چھپانا ضروری ہے۔

گھر کی چار دیواری میں پردہ کا طریقہ

جہاں عورت کے لئے نامحرموں سے چار دیواری کا پردہ ممکن نہ ہو، وہاں یہ کرے کہ پورا بدن ڈھک کر اور چہرے پر گھونگھٹ کر کے شرم و حیاء کے ساتھ نامحرموں کے سامنے آجائے۔

شریعت کی روشنی میں شرم وحیا کا صحیح معیار

اہلِ اسلام کے پاس خالقِ فطرت کے عطا کردہ اُصولِ زندگی اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہیں، جو اُس نے عقل و فطرت کے تمام گوشوں کو سامنے رکھ کر وضع فرمائے ہیں۔ انہی اُصولِ زندگی کا نام اسلام ہے۔ پس خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم وحیا کے جو مظاہرے تجویز کئے ہیں وہ فطرت کی آواز ہیں، اور عقلِ سلیم ان کی حکمت و گہرائی پر مہرِ تصدیق ثبت کرتی ہے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ شرم وحیا ایک اندرونی کیفیت ہے، اس کا ظہور کسی نہ کسی قالب اور شکل میں ہوگا، اگر وہ عقل و فطرت کے مطابق ہے تو شرم و حیا کا مظاہرہ بھی صحیح ہوگا، اور اگر اس کو عقلِ صحیح اور فطرتِ سلیمہ قبول نہیں کرتی تو شرم وحیا کا دعویٰ اس پاکیزہ صفت سے مذاق تصوّر ہوگا۔

غیر محرم کے سامنے اپنی زینت ظاہر کرنا سخت بے حیائی ہے

آج کل گلی کوچوں میں، بازاروں میں، کالجوں میں اور دفتروں میں بے پردگی کا جو طوفان برپا ہے، اور یہود و نصاریٰ کی تقلید میں ہماری بہو بیٹیاں جس طرح بن ٹھن کر بے حجابانہ گھوم پھر رہی ہیں، قرآنِ کریم نے اس کو ”جاہلیت کا تبرج“ فرمایا ہے، اور یہ انسانی تہذیب، شرافت اور عزّت کے منہ پر زناٹے کا طمانچہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جس عورت نے

اپنے گھر کے سوا دُوسری کسی جگہ کپڑے اُتارے اس نے اپنے درمیان اور اللہ کے درمیان جو پردہ حائل تھا، اسے چاک کردیا۔“

عورت کے سر کا ایک بال بھی ستر ہے، اور نامحرموں کے سامنے ستر کھولنا شرعاً حرام اور طبعاً بے غیرتی ہے۔

تائی، چچی، ممانی، پچیا سسر اور ماموں سسر وغیرہ سے پردہ ضروری ہے

تائی، چچی، ممانی پچیا سسر، ماموں سسر، خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد بھائی یا بہنوئی اور دیور بھی غیرمحرَم ہیں، ان سے بھی پردہ کا حکم ہے، اگر چاردیواری کا پردہ ممکن نہ ہو تو چادر کا پردہ کافی ہے۔

مرد اور عورت کے شانہ بشانہ کام کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کا دائرۂ کار الگ الگ بنایا ہے، عورت کے کام کا میدان اس کا گھر ہے، اور مرد کا میدانِ عمل گھر سے باہر ہے۔ جو کام مرد کرسکتا ہے، عورت نہیں کرسکتی، اور جو عورت کرسکتی ہے، مرد نہیں کرسکتا۔ دونوں کو اپنے اپنے دائرے میں رہ کر کام کرنا چاہئے۔ جو لوگ مرد کا بوجھ عورت کے نحیف کندھوں پر ڈالتے ہیں وہ عورت پر ظلم کرتے ہیں۔

چہرے کا پردہ ضروری ہے

شرعاً چہرے کا پردہ لازم ہے، یہ کہنا غلط ہے کہ سورۂ نور میں تو صرف نظریں نیچی رکھنے کا حکم ہے، اس لیے کہ یہ حکم تو مردوں اور عورتوں کو یکساں دیا گیا ہے، لیکن عورتوں کو مزید ایک حکم یہ دیا گیا ہے کہ ”سوائے ان حصوں کے جن کا اظہار ناگزیر ہے اپنی زینت کا اظہار نہ کریں۔“ احادیث میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد صحابیات پورا چہرہ چھپاکر صرف ایک آنکھ کھلی رکھ

کر نکلتی تھیں۔ علاوہ ازیں سورۂ احزاب میں حکم دیا گیا ہے کہ اپنی چادریں اپنے گریبانوں پر لٹکالیا کریں یعنی گھونگھٹ نکالیں، چہروں اور سینوں کو چھپائیں۔

چہرہ چھپانا پردہ ہے، تو حج پر کیوں نہیں کیا جاتا؟

اِحرام میں عورت کو چہرہ ڈھکنا جائز نہیں، لیکن پردے کا پھر بھی حکم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، نامحرموں کی نظر چہرے پر نہ پڑنے دے۔ اس حکم سے یہ نتیجہ نکال لینا غلط ہے کہ اسلام میں چہرے کا پردہ ہی نہیں۔

نیکر پہن کر اکٹھے نہانا جائز نہیں ہے

پانی کے کنویں (یا حوض اور تالاب) جو بستی کے اندر ہوتے ہیں عام طور پر لوگ وہاں صرف نیکر پہن کر نہاتے ہیں، جبکہ پانی بھرنے کے لئے مرد اور خواتین، بچے سبھی آتے جاتے رہتے ہیں، ایسی صورت میں صرف نیکر پہن کر کنویں پر نہانا جائز نہیں ہے۔ یہ طریقہ شرم و حیا کے خلاف ہے، مرد کی رانیں اور گھٹنے ستر میں شمار ہوتے ہیں، ان کو عام مجمع میں کھولنا جائز نہیں۔

ٹی وی کے تفہیمِ دِین پروگرام میں عورت کا غیر محرَم مرد کے سامنے بیٹھنا منع ہے

ٹیلی ویژن کے پروگرام تفہیمِ دِین میں خواتین شرکاء بھی ہوتی ہیں جو اسلامی سوالات کے جواب دیتی ہیں، لیکن خود ایک غیر محرَم مرد کے سامنے منہ کھولے بیٹھی ہوتی ہیں۔ یہ اسلام میں منع ہے۔

بالغ لڑکی کو پردہ کرانا، ماں باپ کی ذمہ داری ہے

شرعی رُو سے بچی کو جب وہ بالغ ہو جائے پردہ کرانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے، اور خود بھی اس پر فرض ہے۔

عورتوں کو گھر میں ننگے سر بیٹھنا جائز ہے

اگر کوئی غیر محرَم نہ ہو تو عورت گھر میں سر ننگا کر سکتی ہے۔

بیوی کو غیر شرعی لباس سے منع کرنا شوہر کی ذمہ داری ہے

بیوی اگر گناہ میں مبتلا ہو تو شوہر پر لازم ہے کہ ہر ممکن طریقے سے اس کی اصلاح کی کوشش کرے، اگر ڈانٹنے سے اصلاح ہو سکتی ہے تو یہ بھی کرے۔ اگر ایمان شکنی ہوتی ہوئی دیکھے تو دِل شکنی کی پروا نہ کرے۔

عورت کے لیے بازار جانے کا حکم

اصل تو یہی ہے کہ عورت بازار نہ جائے، لیکن اگر ضرورت ہو تو پردے کی پابندی کے ساتھ خرید و فروخت کر سکتی ہے، مگر نامحرَم کے سامنے آواز میں لچک پیدا نہ ہو۔

غیر محرَم عورت کی میّت دیکھنا اور اس کی تصویر کھینچنا جائز نہیں

مری ہوئی غیر محرَم عورت کے چہرہ کو دیکھنا جائز نہیں اور تصویر لینا بھی جائز نہیں۔

نامحرَم جوان مرد و عورت کا ایک دُوسرے کو سلام کرنا جائز نہیں

نامحرَم کو سلام کرنا جبکہ دونوں جوان ہوں، فتنے سے خالی نہیں، اس لئے سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا دونوں جائز نہیں۔

دیور اور جیٹھ سے پردہ ضروری ہے

عورت اپنے دیور، جیٹھ کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، چہرے کا پردہ کرے، بے تکلفی کے ساتھ باتیں نہ کرے، ہنسی مذاق نہ کرے، بس اتنا کافی

ہے۔ آج کل چونکہ پردے کا رواج نہیں، اس لئے اسے معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اگر والدین ان سے پردہ کرنے سے منع کریں تو ان کی بے ادبی تو نہ کی جائے، لیکن خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بات کہیں تو ان کے حکم کی تعمیل نہ کی جائے۔

شادی سے قبل لڑکی کو دیکھنے اور اس سے باتیں کرنے کا حکم

جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کو صرف ایک نظر دیکھ لینے کی اجازت ہے اور ضرورت کی بنا پر یہ چیز پردے کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔

سگے بھائی (اور محرَم رشتہ داروں) سے پردہ نہیں

جن عزیزوں سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے جیسے: باپ، دادا، بھائی، بھتیجا، بھانجا ان سے پردہ نہیں، ایسے لوگ "محرَم" کہلاتے ہیں۔ البتہ اگر کسی کا کوئی محرَم بے دِین ہو اور اس کو عزّت و آبرو کی شرم نہ ہو، اس سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔

منہ بولے بھائی سے بھی پردہ ضروری ہے

شریعت میں منہ بولا بیٹا بنانے کی کوئی حیثیت نہیں، قرآنِ کریم میں اس کی صاف ممانعت آئی ہے، اس لئے منہ بولے بیٹے کا حکم بھی شرعًا اجنبی کا ہے اور اس سے پردہ کرنا لازم ہے۔

ایک ساتھ رہنے والے نامحرَم سے بھی جوان ہونے کے بعد پردہ لازم ہے

ایسے گھر میں جہاں کوئی شخص بچپن گزارے اور جوانی کی حدود میں قدم رکھے، وہاں بھی جوان ہونے کے بعد بنصِ قرآن پردہ لازم ہے۔

منگنی کے بعد بھی منگیتر سے پردہ کرنا چاہیے

منگنی نکاح کا وعدہ ہے، نکاح نہیں اور جب تک نکاح نہیں ہوجاتا دونوں ایک دُوسرے کے لیے اجنبی ہیں، اور پردہ ضروری ہے۔

لیڈی ڈاکٹر کو ہسپتال میں کتنا پردہ کرنا چاہیے؟

لیڈی ڈاکٹر کو ہسپتال میں پردہ ضروری ہے، اس کے لیے کوئی ایسی نقاب پہن لی جائے کہ نامحرَموں کو چہرہ نظر نہ آئے۔

شرعی پردے سے منع کرنے والے مرد سے شادی کرنا

پردہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے، اس میں کسی دُوسرے کی اطاعت جائز نہیں، اگر لڑکا ایسا ہو تو وہاں شادی نہ کرے۔

پیر سے بغیر پردہ کے عورت کا ملنا جائز نہیں

پیر سے پردہ لازم ہے، جو پیر اجنبی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے وہ خود بھی گمراہ ہے، اس کے پاس جانا جائز نہیں۔

عورت بازار جائے تو کتنا پردہ کرے؟

اگر عورت کو گھر سے باہر جانے کی ضرورت پیش آئے تو بڑی چادر یا برقع سے اپنے پورے بدن کو ڈھانپ کر نکلے اور صرف راستہ دیکھنے کے لئے آنکھ کھلی رہے۔

گھر میں نوجوان ملازم سے پردہ کرنا ضروری ہے

ملازم سے پردہ ہے اور اس کا بغیر پردے کے مستورات کے پاس جانا جائز نہیں۔

عورتوں کو تبلیغ کے لئے پردۂ اسکرین پر آنا

جو عورتیں خدا اور رسول ﷺ کے اَحکام کو توڑ کر پردۂ اسکرین پر اپنی نمائش کرتی ہیں، انہیں خدا اور رسول ﷺ کی خوشنودی کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ ہاں! اِبلیس اور ذُرّیتِ ابلیس ان کے اس عمل سے ضرور خوش ہیں۔

کیا عورت کھیلوں میں حصہ لے سکتی ہے؟

بے پردگی فحاشی کی بنیاد ہے اور اسلام فحاشی کو برداشت نہیں کرتا۔ عورت کے لئے قرآنِ کریم کا حکم یہ ہے کہ وہ بغیر شدید ضرورت کے گھر سے ہی نہ نکلے، اور اگر ضرورت کی بنا پر نکلے تو جلباب (بڑی چادر جو پورے بدن کو ڈھانک لے) پہن کر نکلے، اور اس کا پَلّو چہرے پر لٹکائے رکھے، مرد اور عورت اپنی نظریں نیچی رکھیں اور عورتیں اپنے محرَموں کے سوا کسی کے سامنے اپنی زینت کا اظہار نہ کریں۔ مجھے قرآنِ کریم میں کوئی ایسی آیت نہیں ملی جس میں عورتوں کو مردوں سے کندھا ملا کر (شانہ بشانہ) چلنے کا حکم دیا گیا ہو، اور جس میں یہ کہا گیا ہو کہ عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ چلتے ہوئے کھیل کے میدان میں بھی جا سکتی ہیں۔ یہ آسمانِ مغرب کی "وحی" ہے جس نے مرد وزَن کا امتیاز مٹا ڈالا ہے، جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی یہ ہے کہ: "اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں، اور اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔"

آنحضرت ﷺ علومِ نبوّت لے کر آئے تھے اور آپ نے انہی کے حاصل کرنے کی ترغیب بھی دی ہے اور اس کے فضائل بھی بیان فرمائے ہیں۔ دُنیاوی علوم انسانی ضرورت ہے اور حدودِ شریعت کے اندر رہتے ہوئے ان سے

استفادہ بھی جائز ہے، لیکن جو علم اَحکامِ الٰہیہ سے برگشتہ کردے (جیسا کہ آج کل عام طور سے دیکھنے میں آرہا ہے) وہ علم نہیں، جہل ہے۔ عورتوں کا میڈیکل سیکھنا، قانون پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ شرعی پردہ محفوظ رہے، ورنہ بے پردگی حرام ہے۔ عورت کو جج بنا صحیح نہیں، لیکن اگر بنادیا گیا تو اس کا فیصلہ صحیح ہوگا، مگر حدود و قصاص میں عورت کا فیصلہ معتبر نہیں۔

دُودھ شریک بھائی سے پردہ کرنا

دُودھ شریک بھائی اپنے حقیقی بھائی کی طرح محرَم ہے، اس سے پردہ نہیں۔ البتہ اگر وہ بدنظر اور بدقماش ہو تو فتنے سے بچنے کیلئے اس سے بھی پردہ لازم ہے۔

مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"مسلمانوں میں اسلام کا درد اور مذہبی حیات نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اسلام آباء واجداد سے میراث میں ملا ہے۔ اور جس طرح مال متروکہ کی قدر اولاد کو نہیں ہوا کرتی اسی طرح ان مسلمانوں کو اس اسلامی ترکہ کی قدر نہیں۔ اسلام کی قدر حضرت بلال، صدیق اکبر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے پوچھو جنہوں نے دنیا کی سخت سے سخت مصیبتوں کو برداشت کرکے اسلام حاصل کیا ہے۔"

